

## 127476 - عورت پر نماز با جماعت فرض نہیں ہے، نیز عورت کی گھر میں تنہا نماز افضل ہے۔

سوال

عورت کیلئے نماز با جماعت کا کیا حکم ہے؟ واضح رہے کہ تنہا نماز میں اس کیلئے خشوع کے زیادہ موقع ہوتے ہیں، اور اگر گھر میں والد اور بھائیوں کے ساتھ دوبارہ فرض نماز با جماعت کا موقع ملے تو کیا اس کی یہ نماز نفل شمار ہو گی؟

پسندیدہ جواب

عورت پر نماز با جماعت فرض نہیں ہے، عورت کی گھر میں تنہا نماز مسجد میں با جماعت نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔

چنانچہ سنن ابو داؤد (567) میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کستہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (امنی خواتین کو مساجد میں آنے سے مت روکو؛ اگرچہ ان کے گھر ان کیلئے بہتر ہیں) اس روایت کو البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل (515) میں صحیح قرار دیا ہے۔

دائی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام کہتے ہیں:

"خواتین پر پانچوں نمازوں میں سے کوئی بھی نماز مسجد میں با جماعت ادا کرنا واجب نہیں ہے، چاہے نماز فرض ہو یا نفل ان کی گھروں میں نماز مساجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ برتر ہے، تاہم اگر خاتون مسجد میں جا کر نماز ادا کرنا چاہے تو اسے روکنا نہیں چاہیے لہش طیکہ نماز کی ادائیگی کیلئے جاتے ہوئے اسلامی آداب کا بھرپور خیال رکھے، مثلاً: مکمل شرعی پردے کے ساتھ، خوشبو استعمال کئے بغیر مسجد جاتے اور مردوں کے پیچھے نماز ادا کرے" انتہی

"فتاویٰ الجمیع الدائمة" (8/213)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کستہ ہیں:

"خواتین کی نماز گھروں میں ہی افضل ہے چاہے وہ گھروں میں تنہا نماز ادا کریں یا با جماعت" انتہی

"مجموع فتاویٰ ابن باز" (78/12)

اگر گھر میں نماز با جماعت کا اہتمام ہو تو عورت کیلئے افضل یہی ہے کہ ان کے ساتھ نماز ادا کرے اکیلے نماز مدت پڑھے، چاہے یہ جماعت خواتین کے ساتھ ہو یا محروم مردوں کے ساتھ۔

چنانچہ ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے اپنی "مصنف" (4989) میں ام الحسن سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مختومہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ وہ خواتین کی امامت کرواتی تھیں، اور وہ اس دوران انہی کی صفت میں کھڑی ہوتیں۔

اس اثر کو البانی رحمہ اللہ نے "تمام السنۃ" صفحہ: 154 میں صحیح کہا ہے۔

اسی طرح سنن الحبری از یوسفی: (5138) میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرض نمازوں کیلئے خواتین کی جماعت کروائی، تو وہ جماعت کرواتے ہوئے صاف کے درمیان میں کھڑی ہوتیں۔

اس اثر کو نووی رحمہ اللہ نے "الخلاصہ" میں صحیح کہا ہے جیسے کہ "نصب الرایہ" از: زلیمی (2/39) میں موجود ہے۔

دائی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام کہتے ہیں :

"اگر خواتین گھر میں باجماعت نماز کا اہتمام کریں تو یہ افضل ہے، اس کیلئے خاتون امام پہلی صفت کے وسط میں کھڑی ہوگی، ان کی امامت وہی کروائے گی جس کے پاس سب سے زیادہ  
قرآن کا علم ہوا وردیں کے احکامات اس کے پاس سب سے زیادہ ہوں" انتہی  
(فتاویٰ الحجۃ الدانۃ" (8/213)

اور اگر کسی خاتون کو تہنا نماز ادا کرنے پر زیادہ خشوع حاصل ہوتا ہے تو ایسی صورت میں بھی اگر گھر میں نماز باجماعت کا موقع لے تو وہ باجماعت نماز ہی ادا کرے تاکہ اسے جماعت کا ثواب  
مل سکے کیونکہ جماعت کا ثواب بہت زیادہ ہے، ہو سکتا ہے اگر خاتون جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کرے تو یہ اس کے بارے میں بدگمانی کا باعث ہو کہ یہ امامت کروانے والی خاتون یا نماز  
باجماعت کو پسند نہیں کرتی!

یہ خدشہ کہ خاتون کو تہنا نماز پڑھنے کی وجہ سے زیادہ خشوع حاصل ہوتا ہے یہ محسن وہم ہو سکتا ہے، ہو سکتا ہے شیطان اس کے ذہن میں یہ بات ڈال کر باجماعت نماز کی فضیلت سے محروم  
کرنا چاہتا ہے۔

اس لیے ایسی خاتون کو پاہیزے کہ وہ گھر میں جماعت کی سوالت ملنے پر باجماعت ہی ادا کرے اور نماز میں خشوع حاصل کرنے کیلئے بھرپور کوشش کرے۔

واللہ عالم۔